بائیبل کیسی کتاب ہے؟!

از مولوی ابراہیم صاحب لاہوری

نمبر ۲

رسالہ مسلمان جلد (۱) کے نمبر ۱ میں نیاز مند نے لودھیانہ کے پروٹسٹنٹ عیسائی اخبار نور افشاں کے منصلہ بالا عنوان کے ایک مضمون کے جواب میں مختصراً مضمون شایع کرایا تھا۔ جس میں بتلایا گیا تھا کہ "جب عیسائیوں کی ہر ایک فرقہ کے پاس اپنی اپنی ایک علیحدہ علیحدہ بائبل موجود ہے تو پھر اے عیسائیو! تم ہی بتلاؤ کہ یہ تمہاری بائبل کیسی کتاب ہے؟!"۔ اب ۱۶ اپریل ۱۹۰۹ء کے پرچہ اخبار نور افشاں سے معلوم ہوا کہ ہمارے مضمون نے عیسائیوں کے ہوش اڑا دیئے۔ آخر تنگ آکر ایڈیٹر صاحب نے جواب کے لئے قلم تو اُٹھایا مگر کانپتے ہوئے دل اور ہاتھ سے۔ مجھے صرف ایڈیٹر صاحب کی ایسی واہی خیالات کی تردید ہی منظور نہیں بلکہ میں اپنے رسالہ مسلمان کے معزز ناظرین کو یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ "ان دیسی عیسائی بیجا جھوٹ کے پتلوں کی غیرت وحیا کو دکھلاؤں کہ یہ حق بات کے آگے سر تسلیم مجبوراً جھکاتے ہی کیسے کیسے اور بھی دس میں جھوٹ لگتے ہاتھ بول جاتی ہیں اور انہیں کچھ معلوم نہیں رہتا کہ کس بات کا جواب ہم نے دوسروں سے مانگا تھا اور اب ہم کیا کہہ رہی ہیں۔ چنانچہ معزز ناظرین کو یاد ہوگا کہ "بائبل کیسی کتاب ہے؟!" کا عنوان لکھکر نور افشاں نے بائبل کو ایک غیر محرف کتاب (دنیا بھر کی کتابوں کے مقابلہ پر) ثابت کرنیکی غلط و بیکار کوشش کی تھی۔ مگر جب اُس کے جواب میں ثابت کر دیا گیا کہ عیسائیوں کے ہر ایک فرقہ کے پاس اپنی اپنی ایک علیحدہ علیحدہ بائبل موجود ہے" اور وے سب ایکدوسرے کی بائبل کو جھوٹا جانتے اور مانتے ہیں، بلکہ اور بھی بہت سی انجیلیں ابھی تک ایسی زائد موجود ہیں کہ جن کو عیسائیوں کا کوئی فرقہ بھی اپنی بائبل کے نزدیک چھونے تک نہیں دیتا۔ تو پھر کیسے اور کس منہ سے کوئی کافر پروٹسٹنٹ کہہ سکتا ہے کہ "بائبل کیسی غیر محرف کتاب ہے؟"

اسپر میں نے دعوے سے لکھا تھا کہ یہ جدا جدا مجلد بائبلیں دکھا بھی سکتا ہوں اور

اُن فالتو انجیلوں کی زیارت بھی کرا دیتا ہوں کہ جن کا کوئی عیسائی فرقہ والی وارث نہیں بنتا اور وہ اپنی حفاظت دنیا کے لوگوں سے خود کروا رہی ہیں۔ مگر جیسا کہ "چور کے پاؤں نہیں ہوتے" سچا مقولہ دنیا میں مشہور ہے۔ بجائے اس کے کہ لودھیانہ کا عیسائی پرچہ کچھ اسپر اپنی نور افشانی دنیا کو دکھلاتا اور بائبل کو غیر محرف تو کیا فقط کثیر تغیر و تبدل سے ہی پاک وصاف ثابت کر دکھاتا۔ یا ان عیسائیوں کی متروکہ دو دو فالتو انجیلوں کو بہ سر میدان دکھلا دینے کی ہم سے درخواست کرتا ع

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

مگر اولٹا کھسیانہ ہوکر اپنی عیسائی در افشانی یوں کرنی شروع کر دی کہ "مولوی صاحب مسیحی مذہب کی تواریخ سے اور اپنی کتب سے اور بائبل سے بالکل بے خبر ہیں؟ جی ہاں پادری صاحب! آپکی سارے مذہب کی پول پبلک کے روبرو کھول کے جب صاف صاف ہمنے دکھلا دی تو پھر بھلا اگر آپ ہمیں ہی بے خبر نہ کہیں تو پھر اور کس کو کہیں؟ بھلا جب رسولوں اور عیسائی نبیوں کے نوشتے ہماری آنکھوں کے سامنے آپ اپنے غلط در غلط مورخین کے تواریخ کے پیچھے لگ کر پاؤں میں روند رہے ہیں اور ایک دوسرے مسیحی بھائی کو کافر اور اُس کی بائبل کو شیطان مان رہے ہیں تو پھر آپ ہی ہم بے خبروں کو بتلائیں کہ اور عیسائی فرقوں کی مختلف بائبلوں کے مقابلے میں یہ آپکی ردی "بائبل کیسی کتاب ہے؟!" عیسائی فرقہ اگنوسٹک خود تمام بائبلوں کو ایکدم جھوٹا اس لئے مانتا ہے اور علانیہ تمام دیگر عیسائی فرقوں سے مخاطب ہو کر رات دن یہی پوچھ رہا ہے کہ "اے عیسائی قوم کے پادریو! جب اپنے رسولوں اور نبیوں کے نوشتوں اور انجیلوں کو تم (سب آپس میں ایک دوسرے کی ذاتیات میں پڑکر) بُرے بُرے ناموں سے پکار رہے ہو تو کیا ہم تمہاری اُن مسیحی تواریخوں کو ہیٹھکر دہی لگا کر چاٹیں؟ لہذا تمہاری بائبلیں اور جملہ مسیحی تواریخیں یہ سب جھوٹی! ہم تمہاری کسی بات کو سچا نہیں مانتا!! تو اب ہمیں آپ اگر ایسی مسیحی تواریخوں سے بے خبر جاہے کس قدر بڑھ چڑھ کر کیوں نہ کہہ لیں۔ مگر جبکہ ہم آپکی ایک ادنی بائبل کے مقابلہ پر اعلے سے اعلے بائبلوں کو جن میں آپکی

بائبل سے بہت زیادہ کتابیں بھی موجود ہیں اور آپسے زیادہ عیسائی تعداد اُن کو سچا بھی جانتی ہے اور نیز اُس بائبل میں یہ آپکی اکثر کتابیں بھی شامل ہیں۔ اگرچہ آپکی بائبل میں اُن کتابوں کے طریق نوشت اور ترتیب مضامین۔ ابواب و آیات میں زمین و آسمان کا نمایاں فرق ہے۔ اور آپکے خود عیسائی بھائی آپکی اس بائبل کو جھوٹا جانکر ہمارے اور آپکے سامنے اپنی اعلےٰ بائبل کو پیش بھی کرتے ہیں۔ تو اب پھر یہ آپکی سرخاب کے پروں والی ’’بائبل کیسی کتاب ہے؟‘‘ کہ جسکا کچھ سر پیر خود عیسائیوں تک کے ہاتھ بھی نہیں آتا۔ پادری صاحب ہم پر غصہ میں آکر فرماتے ہیں کہ ’’اسلئے اُن کے سامنے محض رومن کیتھلک چرچ اور پروٹسٹنٹ چرچ کے باہمی اختلاف پر جوکہ بعض کتابوں کے الہامی ہونے کے بارے میں ہے۔ نتیجہ نکال بیٹھتے ہیں جو مولوی صاحب کی لاعلمی کو صاف آشکارا کر رہا ہے‘‘ پادری صاحب آپکے پیچ مارنے اور سچ بھی کہدینے کی حکمت عملی کی کیا ہی بات ہے۔ معزز ناظرین ملاحظہ فرمائیے۔ کیسے پادریصاحب نے مان لیا کہ پروٹسٹنٹ اور کیتھلک چرچوں کے درمیان بعض کتابوں کے الہامی اور غیر الہامی ہونیکا اختلاف ہے۔ اسپر آپ ہی فرماویں کہ ہمنے کونسا اس سے بڑھکر غیر کلمہ اپنے قلم سے نکالا تھا؟ لیکن ہم تبلادیتے ہیں کہ پادری صاحبنے آپکو کیا دھوکہ دینا چاہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بے شک بعض موجودہ کتابوں کی نسبت پروٹسٹنٹ اور کیتھلک کا آپس میں محرف اور غیر الہامی ہونے کا اٹل تنازع بھی ہے مگر کیتھلک چرچ والوں کی بائبل میں بہت سی کتابیں ایکدم زائد ہیں جنکے وجود کا خود پروٹسٹنٹ نوشتی کامل ثبوت بھی دے رہے ہیں انکا پادری صاحب نے ذکر تک بھی نہیں کیا بہرحال پادری صاحب نے خود اقبال کر لیا ہے کہ آپکی موجودہ بائبل فقط محرف ہی نہیں بلکہ اُس کی بعض کتابوں کی کتابوں کو ہی خود دوسرے عیسائی فرقے بھی غیر الہامی مانتے ہیں۔ تو اب ہاں پھر پادریصاحب جس کتاب کی نسبت آپکا اپنا یہ اقبال ہے تو لیں یہ آپ کی محرف اور غیر الہامی ’’بائبل کیسی کتاب ہے؟‘‘ آپنے ہماری لاعلمی کو تو خوب ہی آشکارا کر دکھایا۔ اور جلدی جلدی آگے بڑھکر ایسے طریق سے خود ہی بائبل کی بعض کتابوں کے الہامی اور غیر الہامی ہونے کو جھٹ پٹ مان لیا ہے کہ گویا ہم نعوذ باللہ کہیں آپکی

بائبل کو غیر محرف الہامی ثابت کرنے لگے تھے۔ جب خود ایک کتاب کے ماننے والوں کا اپنی کتاب کی نسبت اپنا یہ حال ہو تو پھر غیر کیا تبلا سکتے ہیں کہ یہ آپکی بھونڈی ’’بائبل کیسی کتاب ہے؟‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’اور جو اعتراض مولوی صاحب ریوائزڈ ورشن (نئی قسم کے ترجمے) پر کرتے ہیں وہ بھی انکی ناواقفی کو ظاہر کرتا ہے‘‘ نہیں پادریصاحب ہم نے تو کوئی ریوائزڈ ورشن پر اعتراض نہیں کیا اور نہ ہم اُسپر کوئی اعتراض کرنے کی گنجائش ہی رکھتے ہیں بلکہ ہمارا تو اُس نرالے ڈھنگ کے ترجمہ کرنے والی کمیٹی کے اعلےٰ اراکین کی رائے سے بالکل اتفاق ہے جنکا یہ فرمان ہے کہ ’’بائبل ایک ایسی نرالی کتاب دنیا میں ہے کہ جسکا ہر روز نئے سے نیا ترجمہ عیسائی سوسائٹی کو کرنا چاہئے‘‘ پھر ہمیں کیا غرض ہے کہ ہم ایسے غلط پر اعتراض کریں خواہ وہ اس سے بھی ہزاروں گنا بڑھ چڑھکر (خدا کرے کہ) غلط ہو۔ جبکہ ہم خود بائبل کے اصلی وجود کی موجودگی کے سرے سے قائل ہی نہیں ہم نے تو فقط پادری صاحب! آپکی خدمت میں اتنی عرض بطور سوال کے کی تھی کہ۔ ریوائزڈ ورشن نئے قسم کے ترجمے کرنے والی دنیا بھر کے اعلےٰ سے اعلےٰ عیسائی پادریوں کی کمیٹی نے تخمیناً چار ہزار موجودہ آپکی بائبل کی آیتوں کے حاشیہ پر لکھدیا ہے کہ یہ آیات اصلی بائبل کے متن میں موجود نہیں، تو اب آپ ہی فرمائیں کہ یہ آپکی نرالی ’’بائبل کیسی کتاب ہے؟‘‘ مگر آپکو آفرین ہے کہ جس کمیٹی کے گھر سے آپکو تر لقموں کی امید ہے اُسکو تو کچھ نہ کہا اور الٹا دنیا سے ہمیں سچ بولنے پر کوسنیاں سنانے پر آمادہ ہو گئے حالانکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے‘‘ بائبل کی بعض کتابوں کو۔ خواہ آپکے کافر چرچ پروٹسٹنٹ کی ہوں یا کیتھلک کی غیر الہامی بھی آپ خود مان رہے ہیں اور پھر آنکھیں بند کرکے بھی پکارتے جاتے ہیں کہ واہ ’’بائبل کیسی کتاب ہے؟‘‘ پادری صاحب بڑے جوش میں آکر تبلاتے ہیں کہ ’’مولویصاحب! بائبل وہ کتاب ہے کہ جسکا ذکر بڑی عزت سے قرآن میں صدہا بار آتا ہے‘‘ افسوس۔ صد افسوس۔ اگر بائبل کا نام ایک دفعہ بھی آپ قرآن شریف میں نکال تبلائیں تو ہم واقعی آپکی قابلیت کی داد دینے کو مستعد و تیار ہیں ورنہ آپ ہی اپنے گریبان میں منہ ڈالکر تبلاویں کہ جس بائبل کے پیرو اس قدر نڈر ہوکر

جہوٹ بولیں تو اوس کتاب کی نسبت یہ سوال ہوگا؟ کہ "بائبل کیسی کتاب ہے؟" آپ فرماتے ہیں کہ "اور دیہ) وہ کتاب آسمانی اور الہامی ہے جس کے قصص سے آپکا تمام قرآن بھرا ہوا ہے" تعجب کی بات ہے کہ ابتک اپنے گھر میں تو اپنی بائبل کا وجود آجتک معین نہیں ہو سکا اور لطف یہ کہ ہر فرقہ عیسائی کم ازکم اُس کی بعض کتابوں کو غیر الہامی بھی تسلیم کرتا ہے جس میں آپ بھی خود اقراری ہو چکے ہیں۔ اسپر بھی مزا یہ کہ خود بدولت قرآن شریف کو بھی سچا نہیں مانتے۔ مگر پھر بھی ایسی بچوں کی سی باتوں اور ہوائی قلعوں سے بائبل کو جھٹ آسمانی اور الہامی کتاب ثابت کرنے کو سُنہ آ رہی ہیں۔ حالانکہ یہی سوال پادریصاحب پر یوں وارد ہوتا ہے کہ جب قرآنی قصص بھی یا تو زیادہ تر اُن فالتو انجیلوں سے ملتے جلتے ہیں ویا کچھ کچھ کینتھلک بائبل سے اور آپ ان ہر دو کو غیر الہامی مانتے جانتے ہیں تو اب فرمایئے کہ یہ آپکی غیر الہامی کتابوں سے فائدہ اٹھانے والی کمزور و بودی "بائبل کیسی کتاب ہے؟" یہ کیسا لغو اور لچر سوال یا ہمپر اعتراض ہے کہ "اگر آپ وہ بیانات جو بائبل سے قرآن نے نقل کئے ہیں نکالکر علیحدہ کر دیجئے تو پھر دیکھیئے کہ قرآن میں کیا کچھ باقی رہجاتا ہے؟" اول تو ہم نے بار ہا آپ پر ثابت کر دیا ہے کہ آپکی کسی عیسائی فرقہ کے پاس اصل بائبل کا وجود ہی ندارد ہے۔ پھر اسپر آپکا یہ فرمانا کہ "بیانات بائبل سے قرآن نے نقل کئے ہیں" ثابت کر رہا ہے کہ آپ جھوٹ کے نشے میں از حد بے ہوش ہو رہے ہیں کیونکہ قرآن کسی آدمی کا نام نہیں ہے کہ وہ خود کسی بات کی نقل کرے۔ دوسرا آپکا یہ فرمانا کہ "بائبل کے بیانات کو قرآن سے نکالکے دیکھیئے کہ باقی کیا رہجاتا ہے" آپکی کمال بے لیاقتی و بے علمی کو ظاہر کرتا ہے۔ کیا بائبل میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ طیبہ موجود ہے۔ کیا بائبل میں رمضان کے روزے فرض ہیں؟ کیا خانہ کعبہ کا حج فرض ہے؟ کیا یہ نمازیں اسلامی بائبل میں موجود ہیں؟ کیا یہ اسلامی زکوٰۃ عیسائی ادا کیا کرتے ہیں؟۔ پھر کیا شراب اور سوٗر کے گوشت کے کبابوں کا استعمال عیسائیوں میں ناجائز ہے*؟۔ کیا جوا کھیلنے اور سود یا بیاج لینے کی ممانعت آپ کی جعلی اناجیل

* بائبل میں تو منع ہے۔ (مسلمان)

کرتی ہیں؟۔ یا کیا یہ اسلامی عصمت شرم وحیا کے منبع و مصدر۔ پردہ داری کے احکام اور اعلےٰ درجے کے تمدنی فرمان آپکے کسی فرقہ کی بائبل میں موجود ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر بائبلی بیانات قرآن شریف کی علوشان اور اعلےٰ بیان کے آگے چیز ہی کیا ہیں؟ سوال تو یہ ہے کہ اگر یہ فرضی قصے کہانیاں جو خود عیسائی و مسیحی تواریخوں کے صریح برخلاف بائبل کا مایہ ناز ہیں جب دنیا کی نگاہ میں کچھ وقعت ہی نہیں رکھتے تو پھر یہ آپکی ردی سے بدتر "بائبل کیسی کتاب ہے" مانا کہ ہمارا قرآن شریف تورات زبور اور انجیل کو بھی الہامی مانتا ہے مگر موجودہ بائبل یا عیسائی مروجہ توریت زبور اور ان صدہا جعلی اناجیل کی تصدیق کہاں ہے؟ جن کو آپ خود بھی غیر الہامی مان رہے ہیں۔ جبکہ ہر ایک فریق یہود و نصاریٰ اپنی اپنی ایک علیحدہ علیحدہ بائبل اور علیحدہ علیحدہ اناجیل کا خود کو مالک گردانکر ایکدوسرے کو خدائی کلام کا کافر و منکر جانتا ہے۔ کہاں بت پرست کیتھلک اور کہاں خود پرست پروٹسٹنٹ کہاں توحید کا قائل فرقہ یونی ٹیری ان اور کہاں کفارہ پرست پریزبیٹیری ان [illegible]دری صاحب اخدا جانے آپنے کیا سمجھا۔ اب پھر ذرا ہوش میں آکر سنئے اور بتلائیے کہ موجودہ عیسائی فرقوں کی علیحدہ علیحدہ بائبلوں کے مقابلے پر جنکی رو سے سب یہودی اور آپکے دیگر کل عیسائی فرقے آپکو کافر ثابت کر رہے ہیں۔ یہ مرزا سر خداکی ماری دین و دنیا سے گئی گذری آپکی "بائبل کیسی کتاب ہے؟"

(محمد ابراہیم وکیل اسلام ناظم انجمن مجاہدین اسلام پنجاب تکیہ سادھوان لاہور)

* بائبل میں تو منع ہے دیکھو خروج باب ۲۲۔ ہمارے نزدیک صحیح جواب یہ ہے کہ اگر قرآن میں سے بائبلی قصے نکالدیئے جائیں تو جس غرض اور اصل مطلب کے لئے وہ قصے داخل کئے گئے ہیں وہ موجود رہیگا جب وہ موجود ہی تو سب کچھ ہے یعنے بندوں کا خدا سے تعلق جسکو تبتل الی اللہ کہتے ہیں اس کے ذہن نشین کرنے کو یہ سب قصے آئے ہیں چنانچہ ارشاد ہے فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ط اس لئے ان قصوں کو نکالدینے سے اصل مقصود میں کوئی حرج نہیں آئے گا (مسلمان)

برجم الشیطان
عن
تحریف القرآن

آریہ مسافر دسمبر ۱۹۰۸ء صفہ ۳۹ پر ایک نیوگی نے زیر عنوان تحریف القرآن بزعم خود ایک مسلمان مضمون نگار کی تحریر کی تردید لکھی ہے۔ لیکن حقیقت میں اپنی خباثت باطنی کا اظہار فرمایا۔ اور عقل ونقل کی بجائے سارا کلام افترپردازی اور بہتان سازی سے لیا ہے۔ چنانچہ ذیل کی سطور کے ملاحظہ کے بعد ناظرین پر اس کا سارا بھرم کھل جائیگا۔

قولہ حالانکہ کوئی شخص جس نے تواریخ محمدیہ وکتب احادیث کی ورق گردانی کی ہو کبھی یہ خیال ہی دل میں نہیں لا سکتا کہ حضرت بیدار مغز صائب الرائے تھے الخ“

اقول لالہ آپ برا نہ منائیں۔ مسلمان موصوف نے اپنے قول میں عقلمندوں کی بابت لکھا ہے آپ جیسوں کا ذکر نہیں کیا۔ آپ بے شک یہ خیال ہی دل میں نہیں لا سکتے۔ آپ مجبور ہیں کیونکہ آپکی فطرت میں یہ استعداد ہی نہیں۔ الو کا پٹھا اور سورج کی تعریف۔ گبریلا اور گل و ریحان کی توصیف ممکن ہی نہیں۔ پھر آپ بھلا آنحضرت صلعم کو بیدار مغز اور صائب الرائے کیونکر مان سکتے ہیں۔ آپکے ہاں تو بیدار مغزی کا معیار ہی علیحدہ ہے۔ وہاں تو وہی بیدار مغز کہلائے جو توحید کی بجائے تثلیث پھیلائے اگنی ہوتر سکھاتے۔ ——— اپنی بہو بیٹیوں کو ذرا ذراسی بات پر اُن لوگوں کی بغلوں سے نکالکر غیروں کے ساتھ

سینہ بسینہ لب بلب ناف بناف روبرو

کرائے۔ یا آپ کو مختلف جونوں کے چکر میں ڈالکر کبھی کتے کے پلے اور کبھی سور کے بچے بنائیے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اگر بیدار مغزی کی یہی علامات ہیں تو ایک شریف ہمیشہ اس سے نفرت ہی کریگا۔

بعد ازیں اب آپ فرمائیے کہ آپنے کن کن تاریخوں کی ورق گردانی کی ہے (مطالعہ تو کیطرف

ورنہ ایسی صریح گپوڑے ہانکنے سے توبہ کیجئے۔ ہم نے آپ کا سارا مضمون چھان مارا اس میں نہ کسی تاریخ کا حوالہ ہے نہ کوئی تاریخی روایت۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر آپنے کوئی معتبر تاریخ پڑھی ہوتی۔ تو نہ آپ کو مولوی صاحب کی کلام میں شبکی گنجائش ملتی نہ اس قدر بکواس کرنی پڑتی۔ کیا آپ دہرم سے کہہ سکتے ہیں کہ ایک ایسے زمانے میں جبکہ سارے جہان کا مطلع جہالت اور وحشی پن کی تاریک اور بھیانک گھٹاؤں سے تیرہ وتار ہو رہا ہو۔ اور تمام عالم کا گوشہ گوشہ بے تہذیبی کا مخزن بن رہا ہو دنیا کے ایک سب سے زیادہ ظلمانی حصے سے ایک مرد خدا کا ظاہر ہو کر زمانے کو علم واخلاق اور تہذیب وتمدن کے انوار سے جگمگا دیتا! یہ اسکی بیدار مغزی واصابت رائے پر بین دلیل نہیں ہے۔

قولہ جو کیفیت بے علم لوگوں کی ہوا کرتی ہے محمد صاحب بھی بوجہ امی ہونے کے اس سے مستثنےٰ نہ تھے۔ جو حکم آج دیتے کل کے روز اُس کو منسوخ کر دیتے چنانچہ ناسخ ومنسوخ کا مسئلہ آج مسلمانوں میں معرکہ آراء مسئلہ ہے“

اقول آپ ناسخ ومنسوخ کے مسئلے کو سمجھے ہی نہیں۔ ایک آپ ہی پر کیا موقوف یہہ سارے ہی نیوگیوں کا مقررہ قاعدہ ہے۔ کہ اسلام کے برخلاف قلم اٹھا کر اپنی جہالت کے سوا اور کسی بات کا ثبوت دیا ہی نہیں کرتے۔ آئیے ہم سے سنئے:۔

اول تو مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ سرے سے نسخ کا قائل ہی نہیں۔ باقی جو مانتے بھی ہیں وہ بھی دیانندیوں کی طرح حکم منسوخ کو کسی غلطی کا نتیجہ نہیں مانتے۔ بلکہ اقتضائے عقل وحکمت جانتے ہیں۔ مثلاً کوئی طبیب حاذق مریض کو پہلے استعمال منضجات کیلئے فرماتا ہے پھر اس فرمان کو منسوخ کر کے استعمال مسہلات کی ہدایت کرتا ہے۔ تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ پہلا حکم حکیم صاحب کی کم فہمی کیوجہ سے تھا۔ بلکہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ پہلا حکم دوسرے ہی حکم کے لئے تھا۔ بعینہ یہی حکم احکامِ ناسخہ ومنسوخہ شرعیہ کا ہے وہاں بھی حکم منسوخ۔ ناسخ کی تمہید کے طور پر ہی ہوتا ہے۔ اس صورت میں پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی شان والا میں ایسی ژاژخائی کرنا آپکی کج فہمی وکم عقلی کا کھلا ثبوت ہے۔ یہ الزام تو آپکے رشی دیانند پر بھی خوب عائد ہوتا ہے جنہوں نے

ستیارتھ پرکاش میں کھلم کھلا تنسیخ نہیں بلکہ تحریف کی یہاں تک بھی بس نہیں بلکہ اپنی بدانتشی اور غلط فہمی پر خاک ڈالنے کے لئے جھوٹ اور بہتان سے کام لیکر اپنا الزام ناکردہ گناہوں کے سر دھرنے کی کوشش بھی کی۔ اسی پر کیا منحصر ہے۔ آپکی ساری سوانح عمری میں بھی گرگٹ کے سے رنگ دکھائی دیتے ہیں کبھی مول شنکر ہے کبھی شدہ چیتن کہلائے کبھی ادویت وادیوں کے سمپردایہ میں شمولیت حاصل کر کے اہم سر ہما سمی (میں برہم ہوں) کا دم بھرا کبھی تیرتھ یاتراؤں کے لئے احرام باندھا۔ کبھی لاٹھ کاٹی۔ کبھی بھنگ کی ترنگیں لیں وغیرہ وغیرہ۔ الغرض اسی طرح رنگ بدلتے بدلتے سنسار سے وداع ہو گئے افسوس بیچارے کی عمر نے وفا نہ کی۔ ورنہ ابھی خدا جانے کیا کیا روپ دھارتے اور کیسی کیسی حسرتیں نکالتے ؎

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان ولیکن پھر بھی کم نکلے

قول آپکو معلوم ہوگا کہ جب یہود مدینہ نے حضرت کو بہکایا۔ کہ مدینہ پیغمبروں کی جگہ نہیں تمام پیغمبر ملک شام میں ہوئے ہیں اگر تو پیغمبر خدا ہے تو تو بھی ملک شام کو جا اُس وقت حضرت یہود کے دم میں آگر راہی شام ہوئے۔ کئی منزلیں طے کرنے پر معلوم ہوا کہ یہودیوں نے دم دیا تھا الخ

اقول ان روایات کا نشان صفحات تاریخ پر تو کہیں ملتا نہیں۔ اس لئے ہم بجز اسکے اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کہ یہ خرافات آپنے بچپن میں اپنی ماں سے سنی ہوگی۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ ایسی کتھائیں جوروجی کو سنا کر خوش کر دیا کیجئے تاکہ گھر کا مال گھر ہی میں رہے باہر جگ ہنسائی ہوگی۔ اگر بن سنائے نہیں بنتی تو رلوی سے سلسلہ روایت بھی پوچھ لینا۔ کیونکہ نقل اسکے بغیر معتبر نہیں ہو سکتی۔

قولہ (۲) یہ امر بھی آپ سے مخفی ہوگا کہ مدینہ کے اوباش وبدرویہ باشندے حضرت کی ازواج پر جبکہ وہ رفع حاجت کے لئے بے نقاب باہر جایا کرتی تھیں۔ آوازے کسا کرتے تھے حضرت کی بیدار مغزی اور دور اندیشی سے کوئی تدبیر بن نہ پڑی مگر خلیفہ دوم عمر کو غیرت

آئی انہوں نے اس کے نتائج بد سے حضرت کو آگاہ کیا۔

اقول یہاں بھی اس نیوگی بچے نے اپنی بدرگی کو سیہ ہو کر ظاہر کیا ہے ورنہ اس روایت کے متعلق کسی معتبر کتاب میں بھی ازواج مطہرات کا مذکور نہیں صرف نساء المسلمین کا ذکر ہے۔ دیکھو طبقات ابن سعد کان رجل من المنافقین یتعرض لنساء المسلمین یوذیھن یعنے منافقین میں ایک شخص خاتونان اہل اسلام کو چھیڑا اور ایذا دیا کرتا تھا تفسیر ابن کثیر میں صرف للنساءؐ ہے۔

باقی اس روایت میں حضرت عمر کا مشورہ دینا جو تحریر کیا ہے۔ یہ اس نیوگی زادے کا دوسرا کذب ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین ط

اس قسم کی دروغ بیانی جبکہ ان کے گرو کی سنت ہے تو پھر چیلے کیوں کسر رکھیں گے ؎

مامریدان روبسوئے کعبہ چوں آریم چوں
روبسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

کسی نے سچ کہا ہے گرو جنہاندے ٹپنے چیلے جان شٹرپ

اس کے بعد اس دیانندی نے انہیں چبائے نگلے ہوئے لقموں کو اگلکر جگالی شروع کردی ہے۔ کوئی نئی بات پیدا نہیں کی۔ ہاں آخری پیرگراف میں کچھ نیوگی تاریخ دانی کا نمونہ دکھایا ہے۔ مثلاً

حضرت عثمان نے سوائے اپنے صحیفے کے باقی سب نسخے جلا کر خاکسیاہ کر دیئے جسپر قوم نے ناراض ہو کر ان کو شہید کیا۔ اور مسلمانوں میں آتشِ فساد بھڑکی ہزارہا مسلمان قتل ہوئے۔ خود ام المومنین عائشہ رض میدان جنگ میں تشریف لائیں" الخ

اس کو پڑھکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ راقم لکھتے وقت ہوش میں نہیں تھا۔ ممکن ہے کہ مہا گرو کی تقلید میں کوئی قدح بھنگ چڑھا لیا ہو اس لئے اس مستانہ بڑ کی زیادہ کدوکاوش فضول ہے لیکن ذرا اسکا نشہ غرور فرو کرنے کے لئے اس قدر تنبیہ ضروری ہے۔ کہ اگر وہ سچ مچ اپنے باپ کا بیٹا ہے اگر فی الحقیقت وہ اپنی ماتا کے بواہت پتی کا سپوت ہے تو ان تمام

واقعات کو کسی معتبر تاریخ سے پایۂ ثبوت تک پہونچائے یعنے معتمد ذرائع سے یہ ثابت کرکے دکھائے کہ شہادت عثمان و دیگر واقعات کے وہی اسباب ہیں جو اسنے قلمبند کئے ہیں۔ اہن کو اور ایسی ہی دیگر کورباطنوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ ایسی ایسی خیسانہ کوششوں سے قرآن شریف پر تحریف کے متعلق کوئی حرف نہیں لا سکتے۔ کیونکہ حفاظ کا گروہ عہد نبوت سے آج تک برابر موجود رہا ہے۔ جس کو پیغمبر اسلام علیہ السلام نے خود قائم کیا تھا جسکا کام قرآن کریم کی حفاظت ہے۔ وہ ہمیشہ اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ پیغمبر علیہ السلام کا بے نظیر انتظام نہیں ہے کیا ایسے بندوبست کے باوجود بھی کسی متنفس کی شرارت چل سکتی ہے کیا کوئی اور رہبر بھی اپنی آسمانی کتاب کے بچانے کے لئے ایسا پختہ انتظام کر سکا ہے۔ کیا کوئی شخص اپنے مذہبی صحیفہ کی نسبت اس قسم کی محفوظیت کا دعویدار ہو سکتا ہے۔؟

اب مضمون ہذا کا دوسرا حصہ شروع ہوا ہے اس میں نیوگی مذکور نے ایڈیٹر الحکم کی کسی تحریر کا جواب لکھنا چاہا ہے۔ اور دیانندیوں کی عادت مستمرہ کے موافق آیت شریفہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ کے من مانے معنے گھڑنے کے لئے شیعہ وغیرہ کی کتابوں کا سہارا لیا ہے لیکن کامیاب پھر بھی نہ ہو سکا۔ چنانچہ ذرا آگے چلکر ابھی ہم اسکا بھانڈا پھوڑے دیتے ہیں۔ لیکن پیشتر ازیں یہ فیصلہ کر لینا زیادہ اہم ہے کہ اگر وہ ہمارے مقابلہ میں ہر کس و ناکس کی تصانیف کو حجت گردان سکتا ہے تو ہمیں بھی حق حاصل ہونا چاہیئے کہ ہم بھی مہی دھر وغیرہ تمام مفسرین وید کی تفاسیر اس کے سامنے پیش کر سکیں۔ اور اگر وہ اس ٹیڑھی چال سے باز نہ آیا تو ہمیں یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ اور پھر وہ وید بھگوان کی ایک ایک شرتی سے گھوڑوں کے انزال ٹپکتے دیکھکر چیخ اٹھیگا اور دانت پیسنے اور شور و فریاد کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھے گا۔ اس لئے ہم اسے پہلے ہی متنبہ کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ اس روش سے کنارہ کرے۔ اور راستبازی اور دیانتداری کی راہ پر آجائے ورنہ ؎

پھر پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

اصل قصہ یہ ہے کہ ایڈیٹر الحکم نے لکھا تھا کہ آیت مذکور میں جو وعدہ تحفظ ہے اگر وہ پورا نہ ہوتا تو صحابہ جنہوں نے ان تغیرات و تصرفات کو دیکھا ضرور انکار کرتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس کے جواب میں نیوگی صاحب لکھتے ہیں کہ آیت محولہ کے یہ معنے ہی نہیں جو ایڈیٹر موصوف نے سمجھے ہیں اور نہ اس آیت سے قرآن کا تحریف سے محفوظ ہونا ثابت ہی ہو سکتا ہے چنانچہ اس نے اپنے دعوے کی تصدیق میں مندرجہ ذیل عبارات پیش کی ہیں:۔

واما الحفظ من مجرد التحريف والزيادة فليس يقتضي المقام فالوجه الحمل على التحفظ من جميع ما يقدح فيه من الطعن فيه والمجادلة في حقيقته و يجوز ان يراد حفظه بالاعجاز۔ الخ تفسير ابو مسعود صفحہ ۳۴۸=

ثم ان صاحب الكشاف ادخل في الحفظ عن التحريف وقال صاحب الانصاف يحتمل ان المراد حفظه من الاختلاف الخ علامہ صالح بن مہدی مقبلی ابحاث مسددہ۔

لیکن ان حوالجات سے جو مطلب نیوگی صاحب نے سدھ کرنا چاہا ہے اس کے بارے میں ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ مہاراج ذرا ایسی بھی ان چھنی تو نہ پی لیا کیجئے کہ ہوش و حواس گدھے کے سینگ بن جائیں مرد آدمی کچھ سوچا تو ہوتا۔ کہ ان عبارات سے ایڈیٹر صاحب موصوف کے مختار معانی کی تقویت ہوتی ہے یا تضعیف۔ کچھ منہ سے بولو یا سر سے کھیلو۔ کہ اختلاف کس طرح ثابت ہو گیا۔ جبکہ ابو سعود اور صاحب کشاف حفظ عن التحریف مراد لینے میں دونوں باہم متفق ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ ابو سعود یا آپ کے ابو مسعود نے لفظ حفظ کو زیادہ عام کر دیا ہے۔ جو آپکے حق میں زیادہ مضر ہے علی ہذا القیاس صاحب انصاف کا احتمال بھی اصل معانی کا ضد نہیں بلکہ ممد ہے۔

اور یہ جو آپنے مصلوں وغیرہ کا ذکر کیا ہے اس سے جز اینکہ اسلام میں زیادہ تر رواداری ثابت ہو اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ تحریف قرآن سے اس واقعہ کو کیا تعلق؟ ذرا اپنے ہزار داستان راویہ سے یہ بھی تو پوچھ لیا ہوتا۔ کہ وہ کون ایسا دشمن قرآن بادشاہ گذرا ہے جسے جملہ اہل اسلام پر مطلق العنان حکومت حاصل کر کے ایسا کرنے کی کوشش کی تھی۔ خدا جانے آپ ان حرکات مذبوحی سے۔ کہ کسی بادشاہ سے ایسا ہونا ممکن تھا یا نہ تھا